8599 ـ كيا نمازى كو سلام كرنا جائز ہے ؟

سوال

كيا مسلمان كے ليے نماز ادا كرتے ہوئے مسلمان كو يا ذكر اور دعاء كى حالت والے شخص كو سلام كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

مسلمان كے ليے مشروع ہے كہ وہ اپنے نمازى مسلمان بھائى كو سلام كى ابتدا كرے ليكن وہ نماز كى حالت ميں زبان سے سلام كا جواب نہيں دے گا بلكہ وہ اپنى نماز كى حفاظت كرتے ہوئے ہاتھ كے اشارے سے سلام كا جواب دے كيونكہ يہ حديث سے ثابت ہے.

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ ميں نے بلال رضى اللہ تعالى عنہ كو كہا جب نبى كريم صلى اللہ عليہ نماز كى حالت ميں ہوتے اور صحابہ كرام انہيں سلام كرتے تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم جواب كيسے ديتے تھے؟

تو بلال رضى اللہ تعالى عنہ نے كہا: وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ كرتے تھے"

مسند احمد (6 / 12) حديث نمبر (927) سنن ترمذى (2 / 204) حديث نمبر (368) سنن بيہقى (2 / 262) اسے پانچوں نے روايت كيا ہے.

اور يہ بھى ثابت ہے كہ صہيب رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

ميں گزرا تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نماز ادا كر رہے تھے اور ميں نے سلام كيا تو انہوں نے اشارہ سے ميرى سلام كا جواب ديا"

اور وہ كہتے ہيں: مجھے نہيں معلوم كہ صہيب رضى اللہ تعالى نے كہا ہو كہ: اپنى انگلى كے ساتھ اشارہ كيا"

ابن ماجہ كے علاوقى باقى پانچ نے روايت كيا ہے. اور ترمذى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں: ميرے نزديك دونوں حديثيں صحيح ہيں.

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، اور پھر میں نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا، تو بیان کرتی ہیں کہ وہ گھر میں آئے تو میرے پاس بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں، میں نے ان کی طرف لونڈی کو بھیجا اور اسے کہنا کہ ان کے پاس کھڑی ہو کر انہیں یہ کہو: آپ کو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہے کہ:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو آپ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اور میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں، اگر تو وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو جانا، تو اس لونڈی نے ایسا ہی کیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ ان سے دور ہٹ گئی، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے:

" اے بنو امیہ کی بیٹی تو نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق دریافت کیا ہے، تو مسئلہ یہ ہے کہ میرے پاس بنو عبد القیس کے کچھ لوگ آ گئے اور مجھے ظہر کی ان دو رکعتوں سے مشغول کر دیا، تو وہ دو رکعیں یہ ہیں"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

تو ان احادیث میں نمازی کو نماز کی حالت میں سلام کرنے کی مشروعیت پائی جاتی ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرار اور ان کے اشارہ کرنے کی بنا پر وہ سلام کا جواب اشارہ سے دے گا.

دوم:

مسلمان کے لیے مشروع ہے کہ وہ ذکر و اذکار یا دعاء میں مشغول شخص کو سلام کرنے میں ابتدا کرے، کیونکہ یہ ثابت ہے.

ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، اور ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے، چنانچہ تین اشخاص آئے اور ان میں سے دو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آگئے اور ایک چلا گیا، جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کھڑے ہوئے تو انہوں نے سلام کیا، ان میں سےایک لوگوں کے حلقہ میں کوئی خالی جگہ دیکھی تو اس میں بیٹھ گیا اور دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا، اور تیسرا واپس چلا گیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمانے لگے:

" کیا میں تمہیں تین شخصوں کے بارہ میں نہ بتاؤں ؟ ان میں سے ایک نے تو اللہ سے جگہ مانگی تو اللہ نے اسے

ٹھکانہ دے دیا، اور دوسرے نے حیا اور شرم محسوس کی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی، اور تیسرا واپس چلا گیا تو اللہ تعالی نے بھی اس سے اعراض کر لیا"

اسے امام مالك نے موطا (2 / 960) اور امام احمد نے مسند احمد (5 / 219) اور امام بخاری نے صحیح بخاری (1 / 24، 122) اور امام مسلم نے صحیح مسلم (4 / 1713) حدیث نمبر (2176) اور امام ترمذی نے سنن ترمذی (5 / 73) حدیث نمبر (2724) اور ابو یعلی (3 / 33) حدیث نمبر (1445) میں روایت کیا ہے.

اور صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ:

ایك اعرابی مسجد میں داخل ہوا اور نماز ادا کی تو اس کا رکوع اور نہ ہی سجدہ مکمل کیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دے کر فرمایا: " جاؤ جا کر نماز ادا کرو، تم نے نماز ادا نہیں کی..... " الحدیث

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پراپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 36).

واللہ اعلم .